کردار سازی بمقابلہ شخصیت سازی

آج کی دنیا میں، ہم اکثر اسکولوں، یونیورسٹیوں، تربیتی اداروں اور یہاں تک کہ مذہبی تنظیموں کو بھی کردار سازی (Character Building) پر گفتگو کرتے سنتے ہیں۔ تاہم، اگر قریب سے جائزہ لیا جائے، تو اس عنوان کے تحت جو کچھ پیش کیا جاتا ہے اس کا ایک بڑا حصہ اصل کردار سازی نہیں ہوتا — بلکہ وہ شخصیت سازی (Personality Development) ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، لیکن یہ ایک چیز نہیں ہیں۔ اگر ہم بچوں کی پرورش کرنا چاہتے ہیں، طلباء کی رہنمائی کرنا چاہتے ہیں، یا خود کو اخلاقی طور پر مضبوط انسان کی صورت میں ڈھالنا چاہتے ہیں، تو ان کے درمیان کے فرق کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

شخصیت سازی: بیرونی پہلو

شخصیت کی تعمیر اُن چیزوں سے متعلق ہوتی ہے جو نظر آتی ہیں — یعنی وہ تاثر جو ہم دوسروں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس میں ہمارا بولنے کا انداز، لباس، لوگوں سے برتاؤ، اور اپنا اچھا تاثر پیش کرنے کا طریقہ شامل ہوتا ہے۔ پیشہ ورانہ زندگی میں، یہ اکثر وہی خوبیاں ہوتی ہیں جو ایک بایوڈیٹا (Resume) پر درج ہوتی ہیں: اعتماد، قیادت (Leadership)، ٹیم ورک، ابلاغی صلاحیتیں (Communication Skills)، اور ظاہری وضع قطع۔
مثال کے طور پر، لاہور کا ایک یونیورسٹی طالب علم شاید صاف شستہ انگریزی، مضبوط مصافحے (firm handshake)، اور سمارٹ لباس کے ساتھ انٹرویو دینے کی تربیت لے سکتا ہے۔ یہ خوبیاں یقیناً ایک اچھا تاثر چھوڑتی ہیں، لیکن یہ اس شخص کی ایمانداری، صبر، یا ہمدردی کے بارے میں بہت کم بتاتی ہیں۔ اسی طرح، لاہور کا ایک دکاندار ہر گاہک سے "تھینک یو، جی" کہہ کر شائستگی کا مظاہرہ کر سکتا ہے، لیکن کیا وہ اپنے معاملات میں کھرا ہے — کیا وہ پورا ماپ تول کرتا ہے اور دھوکہ نہیں دیتا — یہ کردار کے دائرے سے تعلق رکھتا ہے، شخصیت سے نہیں۔

شخصیت کی خصوصیات کارآمد ہوتی ہیں، لیکن یہ ایسے نقاب (masks) ہیں جنہیں پہنا یا اتارا جا سکتا ہے۔ ایک شخص دو گھنٹے کی ملاقات میں بہت شائستہ دکھائی دے سکتا ہے لیکن بعد میں اپنے ڈرائیور کو گالیاں دے کر بدتمیزی سے ڈانٹ سکتا ہے۔

کردار سازی: پوشیدہ گہرائی

کردار سازی، اس کے برعکس، اس سے متعلق ہے جو اندر چھپا ہوا ہے — وہ اقدار اور اندرونی عوامل جو اس وقت رویے کی رہنمائی کرتے ہیں جب کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا۔ دیانت، عاجزی، ضبطِ نفس، صبر، سچائی اور ہمدردی — یہ سب خصائص انسان کے کردار سے متعلق ہیں۔ یہ چیزیں نہ زیادہ دیر تک بناوٹ سے چل سکتی ہیں اور نہ ہی صرف مخصوص موقعوں تک محدود رہ سکتی ہیں۔
مثال کے طور پر، ایک شخص اپنی کمیونٹی میں بہت معزز نظر آ سکتا ہے — ہمیشہ خوش لباس اور شائستہ گفتگو کرنے والا — لیکن گھر میں وہ اپنی بیوی یا بچوں کے ساتھ روا اور سخت ہو سکتا ہے۔ اس بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شخصیت تو نکھری ہوئی ہے، لیکن کردار میں خامی ہے۔ اس کے برعکس، ایک عاجز دیہاتی استاد کو دیکھیں جو شاید کسی کو بھی اپنے اسٹائلش کپڑوں یا فصاحت و بلاغت سے متاثر نہ کرے، پھر بھی اس کی ایمانداری، انصاف پسندی، اور طلباء کے لیے گہری فکر ان پر ایک دیرپا اثر چھوڑتی ہے۔ یہ **کردار** ہے۔

یہ الجھن کیوں؟

الجھن اس لیے پیدا ہوتی ہے کہ ہم اکثر لوگوں کے بارے میں مضبوط رائے ان کے ظاہری رویے سے بنا لیتے ہیں، یہ فرض کرتے ہوئے کہ اچھے آداب کا مطلب اچھا کردار ہے۔
والدین اکثر کہتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں میں "کردار" پیدا کرنا چاہتے ہیں، لیکن پھر ان کا سارا زور صرف ظاہری رویوں پر ہوتا ہے، جیسے "معذرت" اور "شکریہ" کہنا، بڑوں کو سلام کرنا، یا کھانے کے آداب کا درست طور پر خیال رکھنا۔ اگرچہ یہ اہم سماجی مہارتیں ہیں، لیکن یہ شخصیت کی خصوصیات ہیں۔
زیادہ گہرا سوال یہ ہے: بچہ 'شکریہ' کہنے سے کیوں ہچکچاتا ہے، یا وہ اتنی جلدی غصے میں کیوں آ جاتا ہے؟ جب تک ہم رویوں کے پیچھے چھپے اندرونی عوامل — سوچوں، عقائد، جذبات — کو نہیں کھوجتے، ہم صرف ظاہر کو چمکا رہے ہیں۔

رویّہ پسندی کا جال (The Trap of Behaviorism)

ہمارے تعلیمی نظاموں نے بھی اس الجھن میں حصہ ڈالا ہے۔ اسکولوں کا رجحان ظاہری فرمانبرداری کو انعام دینے کی طرف ہے، جیسے خاموشی سے بیٹھنا، حقائق کو یاد کرنا، اور قواعد کی پابندی کرنا۔ نتیجے کے طور پر، والدین اور اساتذہ اکثر اچھے رویے کو اچھے کردار کے برابر سمجھتے ہیں۔

ایک جانا پہچانا منظر لیں: ایک بچہ گھر میں چیختا یا "بدمزاجی" کرنا شروع کر دیتا ہے۔ والدین اسے فوراً نافرمانی یا چالاکی کا نام دیتے ہیں۔ لیکن کم ہی لوگ رک کر یہ پوچھتے ہیں: بچہ کیا محسوس کر رہا ہے؟ اس رویے کے پیچھے کیا سوچ کارفرما ہے؟ اس تحقیق کے بغیر، والدین اکثر ظاہری رویے کو قابو کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اندرونی نشوونما کو سمجھنے اور پروان چڑھانے کے بجائے۔ یہ رویّہ پسندی (Behaviorism) ہے—جس میں انسان کو صرف ظاہری افعال تک محدود کر دیا جاتا ہے جبکہ اس کی باطنی کیفیت کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔

قدرتی بمقابلہ انسان کے بنائے ہوئے نظام

ایک مؤثر تمثیل اس فرق کو سمجھانے میں مدد کرتی ہے۔ شخصیت کو بھی انسان کے بنائے ہوئے نظاموں کی طرح ہیر پھیر (manipulation) کر کے کچھ اور دکھایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، طلباء اکثر امتحانات سے پہلے "رٹا" لگاتے ہیں، جو چھ مہینے میں سیکھنا چاہیے تھا اسے دو دن میں یاد کر لیتے ہیں۔ وہ اعلیٰ نمبر حاصل کر سکتے ہیں، لیکن حقیقی سیکھنے کا عمل—جس میں تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیت، اور اخلاقی غور و فکر شامل ہے—غائب رہتا ہے۔
اس کے برعکس، کردار سازی زراعت، ایک قدرتی نظام کی طرح ہے۔ آپ فصل کی تیاری میں زبردستی نہیں کر سکتے۔ چکوال میں مونگ پھلی کی فصل کو بروقت بارش، مٹی کی احتیاط سے تیاری، اور صبر سے انتظار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح، صبر اور ایمانداری جیسی خوبیوں کے لیے مستقل باطنی پرورش درکار ہے۔ کوئی شارٹ کٹ نہیں، کوئی بناوٹی روپ نہیں—صرف حقیقی نشوونما۔

مذہب اور رول ماڈلز کا کردار

ہمارے خطے میں مذہبی تعلیم بھی اکثر اسی جال میں پھنس گئی ہے: گہرے غور و فکر کے بغیر صرف کلام کی تلاوت کرنا۔ ایک بچہ شاید قرآنی آیات حفظ کر لے مگر عاجزی، ہمدردی، یا انصاف کی خوبیاں نہ سیکھ پائے۔ اصل مذہبی تربیت کو صرف زبان کو نہیں، بلکہ دل اور ضمیر کو بھی شامل کرنا چاہیے۔

حقیقت میں، کردار کی سب سے زیادہ طاقتور تشکیل لیکچرز سے نہیں بلکہ **رول ماڈلنگ (Role Modeling)** سے ہوتی ہے۔ ایک چھوٹے بچے کو باقاعدہ طور پر "شکریہ" کہنا سکھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر وہ باقاعدگی سے اپنے والدین کو شکریہ ادا کرتے سنتا ہے، تو وہ فطری طور پر اس کی نقل کرے گا۔ ایک خاندان میں، ڈیڑھ سال کے بچے نے "ای کیو" (اس کا "تھینک یو" کہنے کا اپنا انداز) کہنا شروع کر دیا صرف اس لیے کہ اس نے اسے اپنے ارد گرد لوگوں کے رویوں میں دیکھا اور سنا۔ ماحول کردار سازی پر ایسے ہی گہرے اثرات ڈالتا ہے۔

شخصیت کے نقاب بمقابلہ کردار کی حقیقت

کلیدی فرق **تسلسل** ہے۔ شخصیت کو سامعین کے لحاظ سے ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے: ایک استاد طلباء کے سامنے صبر کا مظاہرہ کر سکتا ہے لیکن گھر پر بدمزاجی کرتا ہے۔ تاہم، کردار ہر ماحول میں خود کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر صبر اور عاجزی کو واقعی اندر سے پیدا کیا گیا ہے، تو وہ ٹریفک جام میں، خاندانی اختلافات میں، اور تناؤ والے کام کی جگہوں پر بھی ظاہر ہوں گے۔
یہی وجہ ہے کہ پائیدار تعلقات—شادی، گہری دوستی، خاندانی بندھن—شخصیت پر نہیں بلکہ کردار پر استوار ہوتے ہیں۔ لوگ شخصیت کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں، لیکن وہ کردار پر اعتماد کرتے ہیں اور وفادار رہتے ہیں۔

آگے بڑھنا: ظاہری شکل و صورت سے اندرونی نشوونما کی طرف

کردار کی حقیقی نشوونما کا مطلب ہے کہ ہم اپنی توجہ ظاہری چیزوں سے ہٹا کر باطنی عوامل کی طرف مبذول کریں۔ "میں پر اعتماد کیسے نظر آ سکتا ہوں؟" پوچھنے کے بجائے، ہمیں پوچھنا چاہیے "میں غیر محفوظ کیوں محسوس کرتا ہوں؟" بچوں کو شائستگی سے پیش آنے پر مجبور کرنے کے بجائے، ہمیں یہ کھوجنا چاہیے کہ "کیا چیز انہیں قدرتی طور پر مہربانی دکھانے سے روکتی ہے؟"

حوصلہ افزائی، غور و فکر، اور مشترکہ جوابدہی (Shared Accountability) بہت ضروری ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ خاندان اکثر کمزوریوں پر زور دیتے ہیں—بچے کو ریاضی میں 30 نمبر آنے پر ڈانٹتے ہیں جبکہ انگریزی میں 90 نمبر کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ لیکن کردار تنقید سے زیادہ حوصلہ افزائی سے پنپتا ہے۔ ہمیں ایسے ماحول پیدا کرنے چاہئیں جہاں کمزوریوں کو تسلیم کیا جا سکے، نہ کہ چھپایا جائے، اور جہاں اندر سے نشوونما کی آبیاری کی جائے۔

نتیجہ

شخصیت سازی ظاہر کو چمکاتی ہے؛ کردار سازی جوہر کو بدلتی ہے۔ شخصیت ایک انٹرویو جیت سکتی ہے، ایک ہجوم کو متاثر کر سکتی ہے، یا عارضی پہچان دلا سکتی ہے۔ لیکن کردار اعتماد کو برقرار رکھتا ہے، زندگی بھر کے تعلقات بناتا ہے، اور اس بات کا تعین کرتا ہے کہ ہمارے چلے جانے کے بعد ہمیں کیسے یاد رکھا جائے گا۔

بطور فرد، والدین، اساتذہ، اور معاشرہ، ہمارا اصل چیلنج یہ ہے کہ ہم دکھاوے اور بناوٹ سے آگے بڑھ کر، سچائی، عاجزی، اور ہمدردی کی جڑوں کو پروان چڑھائیں۔ کیونکہ آخرکار، یہ وہ خوبیاں نہیں جو بایوڈیٹا پر درج ہوتی ہیں جو ہماری پہچان بنتی ہیں، بلکہ وہ خوبیاں ہیں جو مرثیہ میں یاد کی جاتی ہیں——یعنی ہمارے چلے جانے کے بہت دیر بعد لوگ ہماری سچائی، ہماری محبت، اور ہماری دیانت کو کیسے یاد کرتے ہیں۔